محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

از

مقبول احمد سیوہاروی

ناشر

ڈپو گلی قاسم جان دہلی ۶

خلیق ٹونکی ۶۲

U
297.24
M 322 M

297.24
M 322 M

Abdul Majid Khan.
1.1.'66.

جمعیۃ علماء ہند کے منظور کردہ دینی نصاب کا معاون رسالہ

(۲)

life of Holy Prophet

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

Mohammad Rusul-Allah
by Maqbool Ahmed

مرتبہ مولانا مقبول احمد سیوہاروی

1963

شائع کردہ، الجمعیۃ بک ڈپو، دہلی

(جملہ حقوق اشاعت وطباعت بحق الجمعیۃ بک ڈپو محفوظ)

پہلی دفعہ ۸۲ھ / ۶۳ء　قیمت ۶۰ نئے پیسے　تین ہزار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسلمان بچہ ہو یا بڑا ، لڑکا ہو یا لڑکی سب سے
پہلے اسے یہ کلمہ سکھایا جاتا ہے -

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اللہ ایک اکیلا ہے نہ اس کا کوئی ساتھی ہے نہ ساجھی ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں ، اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول بنا کر بھیجا کہ جو انسان خدا کو بھول گئے ہیں انہیں یاد دلائیں اور بتائیں کہ انہیں فقط دنیا ہی میں رہنا نہیں ہے بلکہ جس خدا نے پیدا کیا ہے اس کے سامنے بھی جانا ہے وہاں حساب بھی ہوگا کہ اچھے کام کتنے کئے اور برے کام کتنے کئے ،

G-37
25.1.88
U
297.24
M322M

یہ پچیس ۲۵ چھوٹے چھوٹے رسالے جن کا
یہ دوسرا نمبر ہے اس لئے لکھے گئے ہیں کہ
مسلمان بچے اور بچیاں انہیں پڑھ کر نیک
بن جائیں اور انہیں اچھی باتوں سے
رغبت اور بری باتوں سے نفرت ہو۔

"مؤلف"

Library IIAS, Shimla
U 297.24 M 322 M
G39

(مطبوعہ: الجمعیۃ پریس دہلی)

نرمی اور پُچکار سے سمجھایا اور جب بڑے لوگ نہ مانے مقابلہ اور لڑائی پر تُل گئے دُکھ دینے پر آمادہ ہوگئے تو اُن سے لڑکر اور انہیں سزا دے کر بھی سمجھایا ،

ہم تمھیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا حال سُناتے ہیں اس سے تمھیں معلوم ہوجائے گا کہ جن کا ہم کلمہ پڑھتے ہیں وہ کون تھے ؟ کیسے تھے اور کیا بتاتے تھے ؟ اور یاد رکھو کہ اگر تم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے حالات پڑھ کر ان کو یاد بھی رکھا اور جو باتیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے بتائی ہیں ان پر عمل کیا تو تم کسی سے ہاروگے کبھی نہیں اور تمھارا نام اچھے لوگوں میں لکھ دیا جائے گا اور پھر تمھیں بھی خدا کے ہاں انعام ملے گا ، تازے تازے پھل ، دودھ اور شہد کا شربت ، عمدہ فرش کے سجے ہوئے تخت ، جن پر تم تکیہ لگا کر بیٹھو گے اور بڑے لوگ تمھیں دیکھ دیکھ کر کہیں گے ،

ہائے ، ہم نے ایسا کام کیوں نہ کیا جو آج ہمارے کام آتا ،

جن نے اچھے کام زیادہ کئے ہوں گے انہیں انعام دیا جائے گا۔ اعلیٰ درجہ کے محل بڑے بڑے باغ دودھ اور شہد کا شربت، میٹھے اور رسیلے انار، خستہ اور شیریں سیب، پرندوں کا گوشت،

اور جن کے بُرے کام ہوں گے انہیں کوڑوں سے پیٹا جائے گا، سانپوں اور بچھوؤں سے کٹوایا جائے گا، آگ کے بڑے بڑے انگاروں سے داغا جائے گا اور ایسی سخت سزا دی جائے گی کہ وہ چیخیں گے روئیں گے اور انہیں کوئی چھڑا نہ سکے گا ہاں اگر خدا ہی رحم فرمائے تو چھوٹ جائیں گے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے دنیا والوں سے کہا اچھّے کام کرو بُرے کام چھوڑ دو، اللہ کو یکتا اور اکیلا سمجھو، اللہ کے سوا کسی مورتی کو، پتھّر کو، درخت کو چاند کو، اور سورج کو نہ پوجو،

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے محبت سے سمجھایا

سمجھا جاتا تھا،

قریش خاندان کے سب سے بزرگ جن سے یہ کنبہ بڑھا اور پھیلا، عراق کے رہنے والے تھے اور ان کا نام ابراہیم علیہ السلام تھا:

یہی ابراہیم علیہ السلام ہیں جن کا نام ہر مسلمان نماز میں پڑھتا ہے اور درود شریف میں کہتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اولاد سیدنا محمد پر رحمت نازل فرما، جیساکہ تو نے سیدنا ابراہیم اور ان کی اولاد پر رحمت نازل فرمائی ہے،

یہی ابراہیم علیہ السلام ہیں جنہوں نے مکہ شہر میں خدا کی عبادت اور پرستش کے لئے اللہ کا گھر اور دنیا میں پہلی مسجد بنائی جسے بیت اللہ کعبہ اور خانۂ خدا

رسول اللہ کب پیدا ہوئے؟

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن صبح سویرے مکہ میں پیدا ہوئے یہ ربیع الاول کا مہینہ تھا۔ اور انگریزی حساب سے اپریل کا مہینہ اور ۵۷۱ء۔

اگر ہم حساب لگائیں تو یوں لگائیں، اب ہے ۱۹۶۱ء اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی ۵۷۱ء میں ہوگئے تیرہ سو نوے (۱۳۹۰) برس۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان

عرب دیس کے شہر مکہ میں یوں تو بہت سے خاندان اور کنبے تھے مگر ان سب میں قریش کا خاندان بڑا عزت والا خاندان

اخلاق کیسا تھا ، محمد رسول اللہ نے انسانوں کو کیا سکھایا اور کیا بتایا ،

اچھا سنو !!

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا نام آمنہ تھا ، والد کا نام عبداللہ ، دادا کا عبدالمطلب ، چچا کا **ابو طالب** ،

یہ نام ہم تمھیں اس لئے بتاتے ہیں کہ تم انہیں یاد کرلو ، کیونکہ ان ہی سب کے ناموں سے محمد رسول اللہ کا واسطہ ہے ماں سے پیدا ہوئے ، دادا نے نام رکھا ، اور پالا ۔ دادا کے بعد چچا نے حفاظت کی اور ہر دم بھتیجے کی دیکھ بھال رکھی ،

باپ پیدا ہونے سے پہلے ہی رخصت ہو چکے تھے ۔

مکّہ کے شریف گھرانے

مکّہ کے شریف گھرانے والے اپنے بچّوں کو دیہات بھیج دیتے تھے تاکہ دیہات کی کھُلی ہوا سے بچّہ تندرست رہے

کہتے ہیں اور ان ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
اولاد میں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
سیدنا ابراہیم بھی خدا کے سچے نبی اور پیغمبر تھے
سیدنا ابراہیم (سلام ہو ابراہیم پیغمبر پر) اور
ان کی اولاد پر خدا نے سب سے بڑی رحمت یہ نازل
فرمائی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے خاندان
میں پیدا ہوئے، جن کا نام قیامت تک لیا جائے گا
اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا
ابراہیم علیہ السلام کا نام بھی قیامت تک مسلمان
لیتے رہیں گے۔

ربیع الاول میں جسے بارہ وفات کا مہینہ بھی کہتے
ہیں ہمارے دیس ہندوستان میں بڑے بڑے جلسے ہوتے
ہیں، ہندو مسلمان اور دوسرے مذہب والے ان جلسوں
میں شریک ہوتے ہیں اور محمد رسول اللہ کی زندگی کا حال
بیان کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ ان کی تعلیم کیسی تھی

پڑ گئے کہ اپنے ہاتھ کے ترشے ہوئے پتھروں کی صورت بنانا، آنکھ، کان، ناک بنانا اور پھر ان ہی کے سامنے جھکنا اور ہاتھ جوڑنا کیسی بُری بات ہے،

محمد رسول اللہ کو پُوجا کا یہ ڈھنگ اچھا نہ لگا، اکیلے بیٹھتے اور سوچتے، کبھی مکّہ سے کچھ دور پہاڑ کے ایک غار میں اکیلے بیٹھ جاتے اور خدا سے لَو لگاتے تاکہ عبادت کا کوئی اچھّا طریقہ معلوم ہو جائے، اس غار کا نام غار حرا ہے،

جو کوئی مسلمان حج کو جاتا ہے اب بھی اس غار کی زیارت کرتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے نہینوں اس غار میں بیٹھ کر سوچا ہے، کیا سوچا ہے؟ کیسی عبادت کی ہے، یہ کسی کو معلوم نہیں، گھر سے کھانا لے جاتے اور بیٹھ جاتے سوچتے رہتے اللہ کے دھیان میں لگے رہتے اور جب کھانے پینے کا سامان ختم ہو جاتا واپس گھر تشریف لے آتے،

شہر کی بھیڑ بھاڑ سے بچا رہے بہتے دریا، لہلہاتا سبزہ اور پھول، اونچے نیچے ٹیلے دیکھے دوڑے بھاگے اور توانائی پیدا ہو، دیہات کی تندرست عورتوں کا دودھ پیئے، محمد رسول اللہ کو بھی ان کی والدہ بی بی آمنہ نے دیہات بھیج دیا اور ایک دودھ پلائی کو جن کا نام حلیمہ تھا سپرد کر دیا،

محمد رسول اللہ جب ذرا بڑے ہوئے تو اپنے کنبہ میں لوٹ آئے،

اسی زمانہ میں ماں اللہ کو پیاری ہوگئیں،

اب دادا اور چچا رہ گئے دادا بھی رخصت ہوگئے تو چچا نے پالا، ایسا پالا کہ پیار و محبت کا حق ادا کر دیا

چچا کا نام تم بھولے تو نہ ہوگے، ابوطالب،

مکہ کے لوگ مورتیاں پوجتے تھے رنگ رنگ کی مورتیاں، بڑی مورتیاں، چھوٹی مورتیاں،

یہ دیکھ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوچ میں

اس وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر چالیس برس کی تھی ،

محمد رسول اللہ کی نبوّت

یہ واقعہ ایسا عجیب اور انوکھا تھا کہ ہمارے سرکار محمد صلی اللہ علیہ وسلّم واپس تشریف لے آئے اور اپنی بی بی سے فرمایا مجھے کمبل اڑھاؤ مجھے کمبل اڑھاؤ حضور کی بی بی کا نام خدیجہ تھا ، جی ٹھہرا تو اُٹھ کر بی بی خدیجہ رض کو سارا واقعہ سنایا اور فرمایا مجھے خوف ہو گیا ہے" ،

بی بی خدیجہ بڑی سمجھ دار تھیں بولیں آپ کو خوف کیوں ہے آپ ہر گھڑی اچھے اور نیک کام کرتے ہیں ، بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں رشتہ داروں سے سلوک کرتے ہیں . بچوں پر شفقت کرتے ہیں بڑوں کی تعظیم کرتے ہیں ۔ پھر اپنے چچا کے پاس

غار حرا مکہ سے تین میل ہے ،

سچے خواب کچھ دن بعد خواب میں ایسی باتیں نظر آنے لگیں کہ جو کچھ دیکھتے جوں کا توں سامنے آجاتا ۔

ایک دن محمد رسول اللہ اکیلے بیٹھے تھے کہ فرشتۂ غیب کی آواز آئی ۔ پڑھیے !! حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں
فرشتہ نے کہا خدا کا نام لے کر پڑھیے ،

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ

پڑھیے اس خدا کا نام لے کر جس نے ساری چیزیں بنائیں
جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے بنایا پڑھیے آپ کا
خدا بڑا کریم ہے وہ ، جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا
جس نے انسان کو ایسی باتیں سکھائیں جنہیں وہ جانتا نہ تھا

اپنے عزیزوں، رشتہ داروں کو خدا کا پیغام سُنایئے خدا سے ڈرایئے، اور کہہ دیجئے،

جھکاؤ تو سر اس کے آگے جُھکاؤ
لگاؤ تو لو اس سے اپنی لگاؤ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ساری برادری کو بلایا اور سب کو یہ پیغام سنایا پتھر کی مورتیوں کو نہ پُوجو یہ نہ کسی کا کچھ بگاڑ سکتی ہیں نہ سنوار سکتی ہیں خدائے واحد کی عبادت کرو،

برادری والوں نے یہ باتیں سُنیں تو بُرا بھلا کہتے چلے گئے،

دوسرا کوئی ہوتا تو ہمت ہار جاتا، مگر سرکارِ دوجہان ذرا بھی مایوس نہ ہوئے،

جو کوئی ملتا سمجھاتے مورتی پوجا چھوڑو خدا سے رشتہ جوڑو، مکہ کے ہر گھر میں چرچا ہوگیا عورتوں اور مردوں میں اس کا ذکر ہونے لگا کہ عبداللہ کے بیٹے

لے گئیں ، ان کے چچا جن کا نام ورقہ تھا ۔ اگلی پچھلی
کتابیں پڑھی تھیں ، موسےٰؑ پیغمبر کی کتاب پڑھی تھی
عیسےٰؑ پیغمبر کی کتاب پڑھی تھی ،

یہ حال سنا تو بولے ، واہ وا آپ تو خدا کے
رسول ہوگئے یہ وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسےٰؑ
کے پاس خدا کا پیغام لاتا تھا حضرت عیسےٰؑ کے پاس
خدا کا پیغام لاتا تھا ، آپ کی قوم آپ کو ستائے گی
جھٹلائے گی ، دُکھ پہنچائے گی ۔ اگر میں کچھ دن زندہ رہا
تو آپ کا ساتھ دوں گا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے کسی کا کیا
بگاڑا ہے ،

نوفل بولے ایسا ہی ہوتا آیا ہے خدا کا پیغام جو
بھی لاتا ہے اسے ستاتے ہیں اور دُکھ پہنچاتے
ہیں مگر فتح اُسی کی ہوتی ہے ،

کچھ دن بعد فرشتہ پھر آیا ، اور پیغام لایا کہ

تھے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا کتنا اعتبار تھا،
علم کے لحاظ سے بڑے عالم تھے سخاوت میں مشہور
تھے، فصیح شاعر تھے، انھوں نے جب سُنا کہ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کو خدا کا رسول بتاتے ہیں تو
دوڑے دوڑے آئے اور جھٹ مسلمان ہو گئے،
رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ میں نے جب بھی کسی کے
سامنے اسلام پیش کیا اس نے سوال جواب ضرور کئے
مگر ابوبکر میری بات سنتے ہی بے جھجک مسلمان ہوگئے،
نام تو ان کا عبدالکعب تھا مگر سرکار دو عالم نے عبداللہ رکھ
دیا، صدیق لقب ابوبکر کنیت، پھر لقب ایسا مشہور ہوا
کہ اب تک صدیق اکبر، لکھا جاتا ہے، حضرت ابو بکر
سب سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور
کہا جو کچھ حضور فرماتے ہیں اس کا حرف حرف صحیح ہے،
بیشک فرشتہ آپ کے پاس آیا ہوگا بیشک خدا کے حکم
سے آپ ہمیں ہدایت دے رہے ہیں۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیا ہو گیا ہے جو دیوتاؤں کو برا کہتا ہے،

جتھے بند اور چودھری قسم کے لوگ سمجھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا جتھا الگ بنانا چاہتے ہیں،

مکہ کے امیروں کی چودھراہٹ مورتیوں کے بل پر تھی مورتیاں ٹوٹ گئیں تو چودھراہٹ بھی ٹوٹ جائے گی، سارا ڈر تو اسی بات کا تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں میں ابو بکرؓ خاص دوست تھے، بیحد پاکیزہ اخلاق اور حد درجہ نیک، دولتمند بھی تھے، بڑے تاجر تھے اٹھارہ سال کی عمر سے تجارت شروع کر دی تھی جگہ جگہ سفر کیا تھا، شہروں کو دیکھا تھا، معاملہ کے بڑے اچھے تھے، اکثر معاملوں میں مکہ والے ان سے مشورہ لیتے،

عرب میں کوئی بینک تو تھا نہیں جہاں روپیہ جمع ہوتا۔ حضرت ابوبکر کے پاس لوگ روپیہ رکھو جاتے

میں حضرت زید رض باندیوں میں اُم ایمن ہیں ان ناموں
کو یاد رکھنے سے یہ فائدہ ہے کہ اگر کوئی تم سے پوچھے کہ
سب سے پہلے کون مسلمان ہوا تو تم ان بزرگوں کے
نام لے سکتے ہو، پھر تو مسلمان ہوتے ہی چلے گئے، دُور
دُور سے لوگ آتے تھے جن کی عمر مورتی پوجا میں گذر گئی
تھی آکر حضورؐ کی باتیں سنتے حضور کا چہرۂ مبارک دیکھتے
اور کہتے یہ چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔ یہ کلام
جھوٹے کا کلام نہیں ہوسکتا یہ تو جنت کے پانی سے دُھلے
ہوئے پاکیزہ چہرہ کا کلام ہے۔
مکّہ کے جتھ بند لوگوں نے جب دیکھا کہ دُور دُور
سے لوگ آتے ہیں اور مسلمان ہوتے جاتے ہیں تو بڑے
جھنجلائے، مگر
کُھلم کُھلّا لڑنے کی ہمّت نہ تھی
کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا
بڑے مرتبہ اور اثر والے تھے اور مکّہ والے ان کا

بیشک مورتی پوجا نہ کرنی چاہئے۔
بیشک خدا اکیلا ہے یکتا ہے اور حضور اللہ کے رسول ہیں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے سمجھدار دوستوں کو یہ پیغام پہنچایا کہ جو کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتاتے ہیں صحیح راستہ یہی ہے اور اسی سے نجات مل سکتی ہے اور اسی راستہ پر چلنے سے بیڑا پار ہوجائے گا، ان میں حضرت عثمان (اللہ حضرت عثمان سے راضی ہوا) حضرت زبیر رض حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رض حضرت سعد بن وقاص رض حضرت طلحہ رض نے اسلام قبول کیا، (اللہ ان سب سے راضی ہوا)

یاد رکھنا چاہئے کہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے سیدنا ابوبکر صدیق ہیں، عورتوں میں بی بی خدیجہ رض کم عمروں میں سیدنا علی رض غلاموں

آکر سامان رکھ رہے تھے کہ گھر کی خادمہ نے خبر دی
اور کہا ،

میاں !! آج ابوجہل نے آپ کے بھتیجے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بہت ستایا اور اس نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے بھتیجے ہیں، میاں !! یہ ابوجہل بڑا نٹ کھٹ ہے ، حضرت حمزہ رض یہ سُن کر غصّہ میں بھر گئے ، اور اسی وقت ابوجہل کے پاس جاکر بولے، ذرا سنبھل کر رہنا میں مسلمان ہوگیا ہوں اگر اب میں نے سنا کہ تو نے میرے بھتیجے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ستایا ہے یا ان کے سامنے اول فول بکا ہے تو تیرے حق میں اچھا نہ ہوگا،

ابوجہل سمجھا ہنسی سے کہہ رہے ہیں یہ بھلا کیوں مسلمان ہونے لگے یہ تو ہماری ہی پارٹی کے آدمی ہیں مگر حضرت حمزہ (اللہ حضرت حمزہ سے راضی ہوا) سچ مچ مسلمان ہوگئے ،

OF ADVANCED

ادب کرتے تھے ،

اسی زمانہ میں ایک ایسی بات ہوئی جس سے مکّہ کے بڑے بڑے لوگ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف سوچ میں پڑگئے اور انہیں مسلمانوں سے خطرہ پیدا ہوگیا

پہلا واقعہ

حضرت حمزہ مکّہ کے بڑے بہادروں میں تھے جھگڑالو تو نہ تھے مگر ان کی قوت اور بہادری سے سب لوگ ڈرتے تھے ، شکار کے شوقین تھے ، شکار کھیلنا ، یا حرم میں بیٹھ کر دوستوں سے باتیں کرنا بس یہی دو کام تھے - ان کے سب ہی دوست تھے ، حضرت حمزہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے رسول اللہ کے مخالف تو نہ تھے مگر مسلمان بھی نہ ہوئے تھے ، خدا کا کرنا ، ایک دن شکار سے واپس

لے گئے اور نماز پڑھنے لگے ، حضور نے قرآن پاک کی
آیتیں پڑھیں تو میں قرآن کے اندازِ بیان کی دل آویزی
سے حیران رہ گیا اور جی میں کہنے لگا کیسی شان دار
شاعری ہے ،

جوں ہی میرے دل میں یہ خیال گذرا حضور نے پڑھا

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ
قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ

یہ تو ایک بزرگ قاصد کا کلام ہے شاعر کا کلام
نہیں ۔ تم بہت کم ایمان رکھتے ہو ،

میں نے جی میں کہا واہ بھئی یہ تو کاہن ہیں میرے جی کی
بات جان گئے ، حضور نے آیت پڑھی ،

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ط
تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعٰلَمِينَ

یہ کاہن کا کلام بھی نہیں تم بہت کم نصیحت حاصل
کرتے ہو یہ تو جہانوں کے پروردگار کی طرف

دُوسرا واقعہ

دوسرا واقعہ اس سے بھی دل چسپ ہے،

حضرت عمرؓ (حضرت حضرت عمر سے راضی ہوا)

جن سے اسلام کی سربلندی ہوئی جن کے اسلام لانے سے دشمنوں کی کمر ٹوٹ گئی ، اب تک مسلمان نہ ہوئے تھے یوں تو حضرت عمرؓ کے جی میں کبھی کبھی خیال آتا تھا کہ بات تو کچھ ضرور ہے جو آئے دن لوگ بے خوف مسلمان ہوتے چلے جاتے ہیں تکلیفیں برداشت کرتے ہیں - ہر وقت جان کا کھٹکا لگا رہتا ہے مگر پھر بھی محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہیں ، مگر مسلمان نہ ہوئے تھے ، حضرت عمرؓ نے ایک بات خود بھی سنائی ہے ،

یہ بڑی پُر لطف بات ہے ،

وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رات کو میں حضور کو دیکھنے نکلا کہ ذرا چھیڑ چھاڑ رہے گی مگر حضور مسجد حرام میں تشریف

عمر رضؓ سوچنے لگے مکہ والوں پر اپنی دھاک بٹھانے کے
لئے اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کردیا جائے
تو کیسی بات ہے ، یہ سوچ کر تلوار باندھی اور چل
کھڑے ہوئے ،

تلوار باندھے اکڑے چلے جارہے تھے کہ راستہ میں
کسی نے کہا کچھ خبر بھی ہے ، تمہارے بہن بہنوئی بھی
مسلمان ہوگئے ہیں ، عمر رضؓ نے کہا اچھا پہلے ان ہی
سے نمٹ لوں ،

بہن کے گھر پہنچے دروازہ بند تھا اور قرآن شریف
کی تلاوت کی آواز آرہی تھی ،

دروازہ کھلواکر اندر گئے اور بہن بہنوئی کو خوب مارا
بہن نے کہا مارنے سے اسلام نہ چھوٹے گا عمر !!
مار تو بیٹھے مگر بہن کو لہولہان دیکھ کر آنکھوں میں
آنسو آگئے اور بولے ،

اچھا مجھے وہ کلام دکھاؤ جسے تم پڑھ رہی تھیں ،

سے اترا ہوا کلام ہے
یہ سورۃ الحاقّہ تھی جسے حضور نے تلاوت فرمایا تھا اور
حضرت عمرؓ نے سنا تھا ،

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اسلام
نے گھر کر لیا ، مگر مسلمان نہ ہوئے ، ایک دن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی -

الٰہی !! ابوجہل اور عمر میں جو تجھے محبوب ہو اسے
ایمان کی نعمت بخش اور اسلام کو اس کی ذات سے
ترقی دے ،

ابوجہل بھی بہادر اور بات کا پکّا تھا مدبر اور سمجھدار
تھا ، مکّہ والے اس کی عزت کرتے تھے ،

حضرت عمرؓ بھی بہادر تھے ، بات کے پکّے تھے ،
بے خوف مدبر اور دانش مند تھے ، اور مکہ والے انہیں
بڑا سمجھ دار مانتے تھے ،

اس دعا کو دو تین ہی دن گذرے تھے کہ ایک دن

گئے ، حبشہ میں ایک عیسائی بادشاہ تھا ، اس کا نام نجاشی مشہور ہے ۔

یہ بادشاہ انصاف کرنے والا تھا اور کسی پر ظلم نہ کرتا تھا ،

حبشہ جانے والوں میں رسول اللہ کے قریبی عزیزوں میں جعفر طیار (حضرت علی کے حقیقی بھائی) حضرت عثمان اور حضرت زُبیر (رسول اللہ کے پھوپھی زاد بھائی) بھی تھے ، (اللہ ان سب سے راضی ہوا)

جتھے بند دشمنوں کو جب یہ معلوم ہوا کہ مسلمان حبشہ جا رہے ہیں تو ان کے پیچھے گئے کہ جانے نہ دیں ، مگر یہ لوگ جہاز پر بیٹھ چکے تھے ،

پھر یہ بات ٹھہری کہ حبشہ جا کر انھیں بادشاہ کی اجازت سے پکڑ کر مکہ لایا جائے ،

کچھ دشمن حبشہ کے بادشاہ کے پاس پہنچے خوب خوب باتیں ہوئیں بادشاہ کو بہکایا کہ یہ لوگ حضرت عیسٰے کو

بہن نے کہا وہ کلام پاک وصاف ہوکر پڑھا جاتا ہے،
تم جیسا آدمی اسے چھو بھی نہیں سکتا ،
عمرؓ جلدی جلدی غسل کیا اور جب کلام پاک کی
آیتیں پڑھیں تو آنسو بہنے لگے یہ سورۂ طٰہٰ کی آیتیں
تھیں ، رسول اللہ کی خدمت میں دوڑے گئے اور
مسلمان ہوگئے ، پہلے عمر تھے اب حضرت عمرؓ ہوگئے
(اللہ عمر سے راضی ہوا) حضرت عمرؓ کے مسلمان ہوجانے
سے مسلمانوں میں ایک اُمنگ اور ولولہ پیدا ہوگیا،
بعض صحابہ کا بیان ہے کہ اسلام کو حضرت عمرؓ
سے عزت حاصل ہوگئی ،
رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

دشمن گھبرا گئے

حضرت حمزہ رضؓ اور حضرت عمرؓ کے مسلمان ہوجانے
سے دشمن گھبرا گئے ، اسی زمانہ میں کچھ مسلمان حبشہ چلے

سب نے مل کر ایک سمجھوتہ کیا کہ خاندان بنی ہاشم (رسول اللہ کے خاندان) کا بائیکاٹ کر دیا گیا ہے نہ کوئی ان سے تجارت کرے نہ ان سے رشتہ ناطہ کرے نہ ان کے پاس جائے،

لین دین بند، شادی بیاہ بند، بات چیت بند، کھانے پینے کا سامان بند،

بائیکاٹ بڑا سخت تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پروا بھی نہ کی اور پہاڑ کی ایک گھاٹی میں اپنے خاندان سمیت رہنے لگے، اس پر ایک بات یاد آگئی جس کا یہاں ذکر کرنا ضروری ہے،

اس سے پہلے ایک دفعہ تمام مکہ کے خاندان حضرت کے چچا ابو طالب کے پاس آئے تھے اور کہا تھا کہ دیکھئے آپ کا بھتیجا سب کے سامنے ہمارے دیوتاؤں کو برا کہتا پھرتا ہے یا تو سمجھا دیجئے کہ دیوتاؤں کو برا نہ کہے نہیں تو جیسے ہم اس کے دشمن ہیں آپ کے

نہیں مانتے مگر جب بادشاہ نے ان لوگوں کو دربار میں بلایا اور انھوں نے بتایا کہ سب مسلمان حضرت عیسےٰ کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں ہاں خدا کا بیٹا نہیں مانتے، نہ خدا کے کوئی بیٹا یا بیٹی ہے تو بادشاہ نے کہا ٹھیک تو کہتے ہیں، پھر نجاشی نے مکہ والوں سے کہہ دیا کہ جو مسلمان یہاں آگئے ہیں انہیں تم نہیں لے جاسکتے اپنی خوشی سے وہ چاہیں تو چلے جائیں، خبردار اگر تم نے ان سے کوئی ٹیڑھی بات کی،

یہ سب مسلمان تراسی ۸۳ یا ایک دو کم یا ایک دو زیادہ تھے،

دشمنوں نے جب دیکھا کہ اس روک ٹوک اور اذیت دینے سے کام نہیں چلتا اور مسلمان دن بدن بڑھتے جاتے ہیں تو دوسری ترکیب سوچی اور رسول اللہ کے خاندان کا بائیکاٹ کر دیا،

اصل دشمنی تو رسول اللہ کے خاندان سے تھی اس لئے

گھاٹی میں ساتھ تھے ،

اب اس گھاٹی کو شعب ابوطالب ر ابوطالب کی گھاٹی) کہتے ہیں ، اُف یہ بائیکاٹ کا زمانہ ! فاقے کرتے تھے پتے چباتے تھے چمڑے کا ٹکڑا کبھی مل جاتا تو دھوتے اور بھون کر کھا جاتے تھے ،

ذرا سوچو !! کیسا کٹھن وقت تھا ، دشمن اپنی اکثریت ، مال ، دولت ، جتھے بندی کے گھمنڈ میں تھے ، ان کے دل میں انسانیت کا درد اور دُکھ نہ تھا یہ سب اس لئے تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے خدا کو ایک جانو ، سچ بولو بُرے کام چھوڑدو

یہ سب جھوٹے تھے چغل خور تھے ، چور تھے ، اکڑو تھے ، لڑاکو اور خونی تھے ، جس کو کمزور دیکھا مار بیٹھے یہ بھلا ان نصیحتوں سے کیوں خوش ہوتے ،

حضور فرماتے تھے چغل خوری چھوڑ دو چوری نہ کرو کسی کا بے قصور خون نہ بہاؤ ،

بھی دشمن ہو جائیں گے اور جب چچا نے حضرت سے کہا تھا، بھتیجے تمھیں ان باتوں سے کیا ملتا ہے جس سے سارا کنبہ تمھارا دشمن ہوتا جاتا ہے تو یہ سُن کر حضور کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے اور فرمایا تھا

چچا جان یہ بے چارے تو کیا ہیں اگر کوئی میرے
ایک ہاتھ پر سورج اور ایک ہاتھ پر چاند
رکھ کر بھی کہے کہ سچ بات چھوڑ دو اور مورتی
پوجا کو بُرا نہ کہو تو میں پرواہ نہیں کرتا
برابر کہوں گا سچ کہنے سے منھ نہ موڑوں گا

اور جب چچا نے اپنے بھتیجے کو ارادہ کا اتنا پکا دیکھا تھا تو یہ کہا تھا کہ

ذرا نہ گھبراؤ میں مرتے دم تک تمھارا
ساتھ نہ چھوڑوں گا

بات تو بائیکاٹ کی ہو رہی تھی، ہاں تو رسول اللہ گھاٹی میں رہنے لگے حضرت کے چچا ابوطالب بھی

کی رشتہ داریاں بھی تھیں ، حکیم بن حزام بی بی خدیجہ رضؓ کا بھتیجہ تھا ۔ اور بی بی خدیجہ رضؓ نے رسول اللہ سے شادی کی تھی جب وہ سُنتا تھا کہ میری پھوپی کا کنبہ فاقے کر رہا ہے پتے چبا رہا ہے تو ذرا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھو اُسے کیسا دُکھ ہوتا ہوگا ۔

ایک دن اپنے غلام کے ہاتھ گیہوں بھیج رہا تھا ابو جہل نے دیکھ لیا ۔ اور گیہوں چھیننے لگا ۔ اتفاق سے ایک دوسرا آدمی آگیا اَبُوالبَخْتَرِی اس کا نام تھا ، دشمن وہ بھی تھا مگر خدا نے اس کے دل میں رحم ڈال دیا ، بولا یہ بھی کوئی بات ہے بھتیجا پھوپی کو کچھ بھیج رہا ہے تم روکنے والے کون ہو ، خوب تُو تُو مَیں مَیں ہوئی اور ابو جہل کی بات نہ چلی ۔ یہ گرہ پڑ گئی ، اسی طرح ایک آدمی جس کا نام ہشام تھا وہ بھی کبھی کبھی گھاٹی میں غلّہ بھیجدیا کرتا تھا ، ایک دن ہشام عبدالمطّلب کے نواسے زبیر کے پاس گیا اور بولا کیسے افسوس کی

قربان جائیے اس خدا کے جو دکھی کی پکار سنتا ہے مظلوموں کی داد رسی کرتا ہے، کہ دشمنوں ہی میں پھوٹ پڑ گئی اور وہ اقرار نامہ جس میں سب نے مل کر بائیکاٹ کا عہد کیا تھا اور کعبہ میں لٹکا دیا گیا تھا پھاڑ دیا گیا،

دشمنوں میں دوست

تم سوچو گے وہ تو سب دشمن تھے اور دشمنوں میں ایسا کون دوست پیدا ہو گیا جس نے یہ معاہدہ پھاڑ دیا، یہ تو تم جانتے ہو کہ بُروں میں اچھے بھی ہوتے ہیں ظالموں میں رحم دل بھی ہوتے ہیں، مکہ والوں کو زیادہ بَیر تو رسول اللہ سے تھا اور اس لئے تھا کہ وہ اچھی نصیحتیں کرتے تھے اور مورتی پوجا کو بُرا کہتے تھے، خدا کو ایک بتاتے تھے، بنی ہاشم یعنی رسول اللہ کے کنبہ سے دشمنی نہ تھی پھر ایک دوسرے

پھر یہی سب لوگ ہتھیار لگا کر گھاٹی میں گئے اور بنی ہاشم کو باہر نکال لائے ،

انہیں دنوں میں ایک پُرلطف بات یہ ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا تھا کہ معاہدہ کے حرفوں کو کیڑا چاٹ گیا - بات بھی یہی تھی وہ عہد نامہ اگرچہ احتیاط سے رکھا تھا کوئی اس کو دیکھ بھی نہیں سکتا تھا مگر اندر ہی اندر کیڑا لگ گیا تھا اگر مطعم پھاڑتے نہیں تب بھی وہ ختم ہو چکا تھا ،

مختصر یہ کہ یہ قید جو اپنے ہی بھائی بندوں نے لگائی تھی تین برس بعد جا کر کسی طرح ختم ہوئی -

اگرچہ بائیکاٹ ختم ہوگیا مگر اسی زمانہ میں ابوطالب اور بی بی خدیجہ کی وفات ہوگئی اور یہ دو حادثے ایسے ہوئے جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت رنج پہنچا ،

کیسی ہمدرد اور جاں نثار بیوی ، کیسا محبت

بات ہے کہ تم ایک سے ایک بڑھ کر کھانا کھاؤ اور تمھارے ماموں دانہ دانہ کو ترسیں اور پتے چبا چبا کر زندگی گذاریں زبیر نے کہا کیا کروں کوئی میرا ساتھ دینے والا ہو تو کچھ بولوں

ہشام نے کہا میں موجود ہوں چلو مطعم اور عدی کو بھی لے لیں، عدی سے ابوجہل کی چل بھی گئی ہے وہ ہمارا ساتھ دے گا،

بختری، عدی، ہشام، زبیر حرم میں پہنچے،
زبیر نے کہا معاہدہ پھاڑ دو، یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ہم کھائیں اور بنی ہاشم بھوکے رہیں،
ابوجہل نے ڈانٹا خبردار اگر کسی نے معاہدہ کو ہاتھ لگایا،

مطعم نے کہا ہم ہاتھ لگائیں گے دیکھیں تو کیا کرتا ہے اور جھٹ معاہدہ پھاڑ ڈالا۔ ابوجہل بڑا ذلیل ہوا۔

پھر یہی سب لوگ ہتھیار لگا کر گھاٹی میں گئے اور بنی ہاشم کو باہر نکال لائے ،

انہیں دنوں میں ایک پُرلطف بات یہ ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا تھا کہ معاہدہ کے حرفوں کو کیڑا چاٹ گیا - بات بھی یہی تھی وہ عہد نامہ اگرچہ احتیاط سے رکھا تھا کوئی اس کو دیکھ بھی نہیں سکتا تھا مگر اندر ہی اندر کیڑا لگ گیا تھا اگر مطعم پھاڑتے نہیں تب بھی وہ ختم ہو چکا تھا ،

مختصر یہ کہ یہ قید جو اپنے ہی بھائی بندوں نے لگائی تھی تین برس بعد جا کر کسی طرح ختم ہوئی -

اگرچہ بائیکاٹ ختم ہوگیا مگر اسی زمانہ میں ابو طالب اور بی بی خدیجہ کی وفات ہوگئی اور یہ دو حادثے ایسے ہوئے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت رنج پہنچا ،

کیسی ہمدرد اور جاں نثار بیوی ، کیسا محبت

بات ہے کہ تم ایک سے ایک بڑھ کر کھانا کھاؤ اور تمھارے ماموں دانہ دانہ کو ترسیں اور پتے چبا چبا کر زندگی گذاریں زبیر نے کہا کیا کروں کوئی میرا ساتھ دینے والا ہو تو کچھ بولوں

ہشام نے کہا میں موجود ہوں چلو مطعم اور عدی کو بھی لے لیں، عدی سے ابوجہل کی چل بھی گئی ہے وہ ہمارا ساتھ دے گا،

بختری، عدی، ہشام، زبیر حرم میں پہنچے،

زبیر نے کہا معاہدہ پھاڑ دو، یہ کہاں کا انصاف ہے کہ ہم کھائیں اور بنی ہاشم بھوکے رہیں،

ابوجہل نے ڈانٹا خبردار اگر کسی نے معاہدہ کو ہاتھ لگایا،

مطعم نے کہا ہم ہاتھ لگائیں گے دیکھیں تو کیا کرتا ہے اور جھٹ معاہدہ پھاڑ ڈالا۔ ابوجہل بڑا ذلیل ہوا،

خاندانوں میں تین بھائی مشہور تھے،

جبیب   مسعود   عبدِ یالیل

یہ تینوں عمرو[1] کے بیٹے تھے، عَمرو عُمیر کے بیٹے تھے،
عمیر طائف کا نامور آدمی تھا،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور فرمایا تم میرا ساتھ دو،

ایک بھائی جو کعبہ کا غلاف تیار کر رہا تھا بولا آہا آپ کو اللہ نے رسول بنایا ہے،

دوسرا بولا - اللہ کو آپ کے سوا دوسرا کوئی رسول نہ ملا -

تیسرا بولا - سنئے صاحب اگر آپ سچے ہیں تو بحث و مباحثہ کرنا اور آپ سے زبان لڑانا گستاخی ہے اور اگر آپ کا دعویٰ غلط ہے تو آپ بات کرنے کے قابل نہیں، پھر طائف کے اوباشوں اور لفنگوں کو اُکسا دیا اور لفنگے حضور کی ہنسی اُڑانے لگے

---

[1] یہ عَمرُ پڑھا جائے گا - واؤ نہیں پڑھا جائے گا -

کرنے والا اور ساتھ دینے والا اچھا ، موت سب ہی کو آجاتی ہے ،

مگر دیکھنے کی بات یہ ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانا چھوڑ دیا ، نہیں !!

اب مکہ سے باہر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو ہدایت فرماتے اسی لگن میں طائف بھی تشریف لے گئے

جب کبھی اور جس کسی نے خدا کا پیغام سنایا ہے بری باتوں سے روکا ہے اور اچھی باتیں بتائی ہیں اُسے ستایا گیا ہے دکھ دیا گیا ہے ایسا ہی یہ واقعہ ہے جسے ہم اب تمھیں سنا رہے ہیں ،

یہ طائف کے سفر کا بیان ہے :

مکہ سے تین دن اونٹوں پر سفر کیا جائے تو طائف پہنچ جاتے ہیں ، جس زمانہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف تشریف لے گئے ، طائف کے اونچے

ہر قسم کی قوت تجھ ہی کو حاصل ہے ،

یہ باغ ایک شریف آدمی کا تھا جس کا نام عُتبہ تھا
عتبہ نے اپنے غلام کے ہاتھ حضور کی خدمت میں
انگوروں کا خوشہ قاب میں رکھ کر بھیجا ،

طائف سے حضور غار حرا ہوتے ہوئے مکہ واپس
تشریف لے آئے ،

حضور کو جب لفنگوں نے ستایا تھا تو اینٹیں اور
پتھر بھی مارے تھے جس سے خون بہہ کر جوتوں تک پہنچ گیا تھا

تم نے سنا خدا کا پیغام پہنچانے والوں پر کیسی
کیسی مصیبتیں آتی ہیں ، گالیاں دی جاتی ہیں
تالیاں پیٹی جاتی ہیں سیٹیاں بجائی جاتی ہیں
اینٹیں پھینکی جاتی ہیں راستہ میں کانٹے
بچھائے جاتے ہیں اور اگر موقعہ مل جائے
تو قتل بھی کر دیئے جاتے ہیں ۔

آخر حضور ایک باغ میں انگور کے ٹٹوں کے پیچھے چلے گئے اور دعا فرمانے لگے ،

دعا

سب سے بڑے رحم کرنے والے تو ہی لاچاروں اور کمزوروں کا پالنے والا ہے کیا تو مجھے اجنبی کے حوالے کرتا ہے جو مجھ پر جفائیں کرتا ہے ،

اے اللہ اگر تو مجھ سے ناراض نہیں ہے تو مجھے ان مصیبتوں اور جفاؤں کی ذرّہ بھر پروا نہیں تیری حمایت میرے لئے کافی ہے

اے میرے رب میں تیرے غصّہ اور غضب سے پناہ مانگتا ہوں تیرے اس نور کے واسطہ سے ،جس سے تاریکی روشنی سے بدل جاتی ہے اور جس کے سہارے دنیا اور آخرت میں کامیابی نصیب ہو جاتی ہے ،

تجھے حق ہے کہ غصہ اور عتاب کرے ، بے شک

ہیں نمازیں ہیں قدم قدم پر اللہ کا ذکر ہے اللہ اکبر کے نعرے ہیں تکبیروں اور سلاموں کا غلغلہ ہے،

حج کے میلہ میں بہت سے قبیلوں اور کنبوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھایا اور بتایا کہ اسلام کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی جب ہی حاصل ہوگی جب اسلام قبول کرلیا جائے،

کچھ نے کہا سوچیں گے

کچھ نے کہا ہم آپ کی بات نہیں مانتے،

کچھ نے جی لگا کر سنا اور سوچنے لگے،

کچھ ایسے تھے جنہوں نے بے دھڑک اسلام قبول کرلیا۔

مدینہ والے سب سے بازی لے گئے، مدینہ والوں نے رسول اللہ کی باتیں سنیں قرآن کی آیتیں سنیں قرآن کا انداز بیان دیکھا،

پہلے سال دو آدمی مسلمان ہوئے،

دوسری مرتبہ بارہ، اور تیسری مرتبہ ستّر نے

حج کا موسم

حج میں عرب کے گوشہ گوشہ سے لوگ آتے تھے
اور یہی عرب کا سب سے بڑا میلہ تھا ۔
حج میں کیا ہوتا تھا ؟
بس کھیل تماشے ہوتے تھے کہیں گھڑدوڑ ہو رہی ہے کہیں مشاعرے ہو رہے ہیں ، ایک کہتا تھا میں سب سے بڑا دوسرا کہتا تھا میں سب سے بڑا ،
خیمے لگ جاتے تھے کہیں دعوتیں ہو رہی ہیں کہیں گانا ہو رہا ہے ، یہ مدینہ والوں کا پڑاؤ ہے یہ طائف والوں کا پڑاؤ ہے یہ مُزَیْنَہ کا کنبہ ہے یہ یمن والے ہیں یہ بنو تمیم ہیں یہ مخزوم کے بیٹے ہیں یہ مکہ والوں کے ڈیرے ہیں
لوگ آتے اور برہنہ ہوکر کعبہ کا چکّر لگاتے ۔
اسلام کے بعد سب رسمیں ٹوٹ گئیں ، اب دعائیں

آدمی قتل میں شریک رہے، ایسا ہوگا تو سب قبیلے قصور وار رہیں گے پھر کس سے کوئی لڑے گا،

یہ تجویز سب نے مان لی اور پنچایت اُٹھ گئی،

اِدھر تو پنچایت ہو رہی تھی اُدھر ایک ایک بات کی خبر رسول اللہ کو پہنچ رہی تھی،

رات ہوئی تو دشمنوں نے رسول اللہ کا مکان گھیر لیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ سے ارشاد فرمایا، علی!! دشمنوں کی کچھ امانتیں میرے پاس ہیں، ان سب کو دیکھ لو، صبح ہوجائے تو دشمنوں کو دیدینا، اور میری چادر اوڑھ کر سو جانا دشمن تمھارا کچھ نہیں کرسکتے، علی رضؓ رسول اللہ کے چچیرے بھائی تھے اور بڑے بہادر تھے،

مکّہ چھوڑنے سے دو تین دن پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم حضرت ابوبکر سے بات کرچکے تھے حضور نے مکہ چھوڑ دینے کا ارادہ ظاہر فرمایا تھا حضرت ابوبکر کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ وہ

اسلام قبول کرلیا، اور اس طرح مدینہ میں تبلیغ کا مستقل مرکز قائم ہوگیا،

یہ سب باتیں ایسی تھیں جن سے دشمن جھنجھلائے جاتے تھے مدینہ کے لوگوں نے اسلام قبول کیا تو اور زیادہ غصہ میں بھر گئے،

اب انھوں نے بڑی پنچایت بلائی جس میں بہت سے کنبے شریک تھے، بعض کی رائے یہ ہوئی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتمہ کردیا جائے، مسلمانوں کی طاقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے ہے، یہ قوت ٹوٹی تو مسلمان ختم ہوجائیں گے،

ایک نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قتل آسان نہیں تمام کنبے بگڑ جائیں گے، سب آپس میں رشتوں سے گتھے ہوئے ہیں ہم میں اتنا دم نہیں ہے کہ سب سے لڑیں۔

ابوجہل نے جو سب سے بڑا دشمن اور سوجھ بوجھ میں بھی بڑا تھا، کہا اسکیم یہ ہے ہر کنبہ کا ایک ایک

فرزند یہاں نہیں رہنے دیتے پھر حضرت ابوبکر کے
مکان میں تشریف لے گئے وہاں سب سامان تیار تھا
رسول اللہ حضرت ابوبکر کی رفاقت میں مکہ سے تین میل باہر پہنچ کر
غارِ ثَوُر میں پوشیدہ ہوگئے اور تین راتیں غارِ ثُور میں گذاریں ۔

اب ذرا دشمنوں کی سنئے صبح ہوئی اور گھر میں
گھس کر دیکھا تو بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضرت علی رض آرام فرما رہے تھے

ایک دوسرے کا منھ تکنے لگا مگر کیا کر سکتے تھے،
حضرت علی رض کو پکڑ کر تھوڑی دیر حرم میں بند رکھا پھر
چھوڑ دیا اور حضور کی تلاش میں نکلے اس بھاگ دوڑ
میں کچھ لوگ غارِ ثَوُر کے دھانے تک پہنچ گئے ،

اس وقت صدیق اکبر رض نے حضور سے عرض کیا
یا رسول اللہ دشمن قریب آگئے ہیں حضور نے فرمایا

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ط

گھبراؤ نہیں ہمارے ساتھ اللہ ہے

ساتھ چلیں گے جس پر جاں نثار ابوبکر کو اتنی خوشی ہوئی تھی کہ آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا گئے۔

حضرت ابوبکر نے بہادر اور سمجھ دار ساتھی کی طرح سفر کا سارا سامان مکمل کرلیا۔

اب سنئیے۔ دن گذرا۔ رات آئی۔ آدھی رات ہوئی تو دشمنوں کے جتھے نے آکر مکان گھیرلیا اور تاک میں بیٹھ گئے کہ کب رسول اللہ نکلیں اور کب ان کا کام تمام کریں (معاذاللہ) مگر قدرت کا تماشہ دیکھو آخر رات ہونے لگی تو حضور قرآن پاک کی یہ آیت پڑھتے ہوئے باہر تشریف لائے۔

فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ

ہم نے اوپر سے ڈھانک دیا ان کو پس ان کو نہیں سوجھتا۔

باہر تشریف لاکر مکہ کی طرف دیکھا اور فرمایا مکہ! تو مجھے دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہے مگر تیرے

خیمہ میں ایک عورت بیٹھی تھی ، ایک ڈبلی پتلی بکری کونے میں ممیا رہی تھی ،

حضور نے پوچھا کیا یہ بکری دودھ دیتی ہے ؟

عورت نے کہا یہ بکری تو اتنی کمزور ہے کہ ریوڑ کے ساتھ جا بھی نہیں سکتی اس کے تھن سوکھے ہوئے ہیں گوشت بہہ گیا ہے بس ہڈیوں کا ڈھانچہ ہے ،

تم اجازت دو تو ہم اس کا دودھ دوہ لیں ،

عورت نے کہا خوشی سے اگر اس کا دودھ نکل آئے تو کیا بات ہے ،

عورت جانتی تھی کہ بکری کے تھنوں سے دودھ نکلنا ناممکن ہے ،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے تھنوں پر ہاتھ رکھ کر اللہ کا نام لیا اور بکری ٹانگیں پھیلا کر جگالی کرنے لگی ،

تم پوچھو گے دشمن رات کو گھر میں کیوں نہ گھسے
عرب والے کسی دشمن کے گھر میں بھی رات میں نہ گھستے تھے ۔
مکّہ کے دشمنوں نے منادی کی کہ جو کوئی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لائے گا یا ابوبکر کو لائے گا
اُسے سو اونٹ انعام میں دیئے جائیں گے ،
ایک لالچی جس کا نام سُراقہ تھا انعام کی لالچ
میں تلاش کے لئے نکلا اور حضور کو جاتے ہوئے دیکھ بھی
لیا مگر جوں ہی قریب پہنچا سُراقہ کے گھوڑے نے ٹھوکر
کھائی پھر بڑھا تو گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس
گئے آخر ڈر کے مارے حضور سے قریش کے اشتہار کا
تذکرہ کردیا اور امن کی تحریر لکھا کر واپس چلا گیا ۔

راستہ کا دلچسپ واقعہ

دھوپ تیز ہوگئی ، بھوک پیاس لگنے لگی ایک
طرف کمبل کے کچھ خیمے نظر آئے یہ کوئی دیہاتی کنبہ تھا

آنکھوں سے اوجھل نہ ہوگئے عورت ٹکٹکی باندھے دیکھتی رہی ،

ذرا سی دیر میں عورت کا خاوند آگیا اور جب اس نے برتنوں میں دودھ بھرا دیکھا تو تعجب سے آنکھیں پھیل گیئں ،

وہ جانتا تھا کہ سوائے ایک کے سب بکریاں جنگل میں تھیں اور یہ بات اس کی عقل ہی میں نہ آسکتی تھی کہ سوکھے تھنوں والی بکری بھی دودھ دے سکتی ہے ،

اُس نے کہا یہ دودھ کہاں سے آیا اُم معبد؟

عورت نے کہا آج ایسے اچنبھے کی بات ہوئی کہ میں اب تک حیران ہوں ، اور پورا واقعہ سنا دیا،

خاوند نے پوچھا ذرا یہ تو بتاؤ کہ وہ کس شکل و صورت کا آدمی تھا -

اُم معبد نے کہا وہ مسافر، آہ کیا بتاؤں

حضور نے فرمایا خدایا اُم معبد کو اس بکری میں برکت دے ،

(اُم معبد عورت کا نام تھا)

حضرت ابوبکر نے فرمایا برتن لاؤ ، بکری کے تھنوں سے شرشر دودھ کی دھاریں بہنے لگیں اور عورت ہکاّ بکاّ رہ گئی ،

حضور نے فرمایا اُم معبد لو دودھ پیو ، اُم معبد نے پیٹ بھرکر دودھ پیا ،

اس کے بعد حضور نے صدیق اکبر کو دودھ دیا ، صدیق اکبر نے عرض کیا ، میرے ماں باپ آپ پر قربان پہلے آپ پئیں مگر حضور نے نہ پیا اور صدیق اکبر کو پلایا ،

سب نے دودھ پی لیا تب حضور نے بھی بسم اللہ کر کے دودھ پیا اور عورت کو دعا دی ، ام معبد نے خدا حافظ کہا اور حضور رخصت ہو گئے لیکن جب تک حضور

دیکھتا تو ساتھ جاتا ۔

جانتی ہو وہ کون تھا ؟

ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلّم

دوسرا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ،

تیسرا عبداللہ ابن اریقیط راستہ بتانے والا،

یہ مکہ چھوڑ کر مدینہ جا رہے ہیں، مکہ والوں نے انہیں ستایا ہے بات اتنی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کہتے ہیں،

خدا کو ایک جانو مورتی پوجا نہ کرو

اچھے اچھے کام کرو بُرے کام چھوڑ دو

ہجرت خدا کے حکم سے تھی

حضور دنیا میں اس لئے تشریف لائے تھے کہ جو بُرائیاں پیدا ہو گئی ہیں وہ دور ہو جائیں ۔

ایسا پاک صاف اور نوری چہرہ تو میں نے
آج تک دیکھا ہی نہیں ،
چھریرا بدن ، بڑی بڑی سیاہ آنکھیں ، پلک
گھنی بھویں لمبی پتلی اور جُڑی ہوئیں ، دور سے
دیکھو تو اس پر آنکھیں جم کر رہ جائیں پاس سے
دیکھو تو اتنا میٹھا اور دل لبھانے والا کہ دیکھ
سے جی نہ بھرے ، دل میں گھر کرنے والی بات
نپے تلے بول نہ خاموش نہ باتونی ۔
اس کے ساتھی اس کے سامنے آنکھیں جھکا
ادب سے بات کرتے اور جو کچھ وہ بولتا غور سے
سنتے جیسے اس کے بول یاد کر رہے ہوں کسی بات
کا حکم دیتا تو دوڑتے تاکہ اس کا حکم پورا کریں
سنجیدہ ہنس مکھ ترش رُوئی نام کو نہیں ،
ابو معبد سنتا رہا پھر یکایک چلّایا وہی
وہی جس کا چرچا دور دور ہو رہا ہے میں ا

مدینہ آب وہوا کے لحاظ سے بہترین
مقام تھا۔
مدینہ کے لوگوں میں صاحب علم، نرم مزاج
با اخلاق بھی تھے جو رسول اللہ کی باتیں جی
لگا کر سننا چاہتے تھے،
مدینہ والوں نے استقبال بھی ایسا کیا
جس کی کوئی مثال نہیں، مہاجرین کو اپنے آدھے
مکان دیدیئے آدھے باغ دیدیئے، تجارت
میں آدھا آدھا ساجھی بنا لیا، کتنا بڑا سلوک
کیا اور اپنے نبی اور پیغمبر کی کتنی مدارات کی!!
حضور نے مدینہ پہنچ کر سب سے پہلا کام
یہ کیا کہ مسجد بنائی اور مسلمانوں کو ایک جگہ
جمع کرنے کے لئے جمعہ کی نماز کا انتظام کیا،
مسجد تیار ہوئی تو اطمینان سے خدا کا ذکر ہونے
لگا عبادت الٰہی کی جگہ ہو گئی سوچنے اور سب

جھوٹ وعدہ خلافی دھوکہ بازی عام ہوگئی تھی
نہ حیا تھی نہ شرم نہ بزرگوں کا ادب نہ چھوٹوں پر
شفقت ، حد یہ کہ اپنی ہی اولاد کو اگر وہ لڑکی
ہوتی اپنے ہی ہاتھوں زندہ گاڑ دیتے ،
نہ کسی کے دکھ درد کا احساس تھا نہ اخلاص
غرض اور مطلب کے بغیر کوئی کسی سے بات نہ کرتا
بری باتوں کی روک ٹوک نہ تھی ، برا نیاں
کرتے اور اکڑتے جھوٹ بولتے اور اتراتے ، کسی
کو مار ڈالتے اور شیخیاں بگھارتے ، ہجرت نہ ہوتی
تو آزادی سے حضور اپنی تعلیمات کیونکر پھیلا سکتے
آزادی سے کلام الٰہی کیونکر سناتے خدا کی یکتائی
کا وعظ کھلم کھلا کیسے کہا جاتا ،
خدا کی مشیت یہی تھی پھر دیکھئے کہ حضور
نے پہلے صحابہ کو مدینہ بھیجا اور جب سب چلے
گئے تو حضور نے ارادہ فرمایا ،

غریبوں کے رکھوالی ، عبادت گزار تھے جن کی
پیشانیاں سجدوں کے نور سے چمکتی رہتی تھیں،
(اللہ راضی ہوا ان سب سے)

خدا کا وعدہ

خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا
تھا کہ آپ کا کوئی کچھ بگاڑ نہیں سکتا آپ
ہماری حفاظت میں ہیں ، پھر دیکھو دشمنوں نے
کیا کسر رکھی مار ڈالنے کی سازش کی، لڑائی کے
میدان میں حضور کو گھیرا ، چھپ چھپ کر حملے
کئے ، کھانے میں زہر دیا ،

سوتے میں تلوار لے کر سر پر پہنچ گئے ، حملہ
کرنے والے کے ہاتھ میں ننگی تلوار اور حضور کے
ہاتھ خالی مگر کچھ بھی نہ ہوا

خدا جس کی حفاظت کرے اُسے کون مار سکتا ہے ؟

کے ساتھ مل بیٹھنے کی صورت پیدا ہوگئی ،

یاد رکھنا چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کام بھی کرتے تھے خدا کے لئے کرتے تھے لڑتے بھی تھے تو خدا کے لئے اور صلح بھی کرتے تھے تو خدا کے لئے ، محبت کرتے تھے تو خدا کے لئے اور دشمنی کرتے تھے تو خدا کے لئے اور اچھی طرح یقین کرلو کہ جو کام خدا کے لئے کیا جاتا ہے ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے ۔

حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کبھی کسی کو ستایا نہ زندگی بھر جھوٹ بولا نہ کسی کو حقارت سے دیکھا نہ کسی کو ذلیل سمجھا ۔

محمد رسول اللہ نے عرب کی کایا پلٹ دی اور خدا کے بندوں کا تعلق خدا سے قائم کردیا اور اپنے وارث ایسے لوگ چھوڑے جو سچے دیانت دار قول کے پکے رحم دل ،

محمد رسول اللہ خدا کے محبوب تھے وہ جو کچھ فرماتے تھے پورا ہو جاتا تھا

دودھ کی دھاریں

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رسول اللہ کے مشہور صحابی ہیں اور بڑے عالم گذرے ہیں وہ اپنے بچپن کی بات سنایا کرتے تھے کہ

میں مکہ میں بکریاں چرایا کرتا تھا ایک دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ تشریف لائے، حضور نے مجھ سے فرمایا لڑکے کیا تمھارے پاس دودھ ہے، میں نے کہا یہ بکریاں میری نہیں ہیں میں تو امین ہوں۔

ابوجہل نے کیا دیکھا

ایک دفعہ حضور کو سجدہ میں دیکھ کر ابو جہل بڑھا کہ حضور کی پیشانی زمین سے رگڑ دے اور پھر شیخیاں بگھارے، آگے بڑھا تو گھبرا کر پیچھے بھاگا،

لوگوں نے پوچھا کیا ہوا؟ بولا کیا بتاؤں۔ ایسا معلوم ہوا آگ بھڑک رہی ہے اور چند پرچھائیاں دکھائی دیں جن کے پر پھیلے ہوئے تھے،

حضور کے سامنے کسی نے اس بات کا ذکر کیا تو فرمایا بچ گیا آگے بڑھتا تو فرشتے ٹکڑے اُڑا دیتے۔

کوشش ہوئی مگر فتح نہ ہوا تھا حضور نے فرمایا
آج میں ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا کہ وہ قلعہ
فتح کرلے گا حضرت علی کو بلایا تو ان کی آنکھیں
اتنی شدت سے دُکھ رہی تھیں کہ ایک صاحب
جن کا نام سلمہ بن اکوع تھا ہاتھ پکڑ کر لائے اور
حضور کے سامنے پیش فرما دیا حضور نے آنکھیں دیکھیں
تو اپنا لعاب دہن تھوک ا حضرت علی کی آنکھوں
پر مل دیا ، بس ایسا ہوگیا جیسے کبھی آنکھیں دکھی
ہی نہ تھیں اور خیبر حضرت علی کے ہاتھوں فتح ہوگیا ،

برکت کی دُعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے
تو حضرت انس کی ماں حضرت انس کو چادر میں
لپیٹے لائیں اور عرض کیا کہ اس بچے کو میں حضور

حضور نے پوچھا کوئی بکری کا بچہ ہے میں نے کہا جی، ہے، فرمایا لاؤ حضرت ابوبکر نے بچہ پکڑ لیا حضور نے تھن کی جگہ ہاتھ رکھا اور دعا فرمائی پھر دودھ دُہا

پہلے حضور نے پیا پھر ابوبکر رضؓ نے، پھر مجھے پلایا۔

دودھ پی کر حضور نے فرمایا اے تھن سمٹ جا تھن سمٹ کر سوکھ گیا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود فرمایا کرتے تھے یہ بات دیکھ کر مجھے حیرت ہوگئی اور اسلام کی محبت میرے دل میں پیدا ہوگئی،

دکھتی آنکھیں

خیبر میں یہودیوں کا مضبوط قلعہ تھا کئی دن

حضور کی تعریف کرنے لگے تو ماں نے حضور کو بھی بُرا بھلا کہا ابوہریرہ روتے ہوئے حضور کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرما دیجئے
حضور نے دعا فرمادی یا اللہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت فرما حضرت ابوہریرہ خوش خوش گھر لوٹے کیونکہ جانتے تھے کہ حضور کی دعا کا اثر فوراً بھی ہو جاتا ہے۔

گھر کا دروازہ بند تھا اور پانی گرنے کی آواز آرہی تھی ابوہریرہ کے پاؤں کی آہٹ ہوئی تو اندر سے ماں نے کہا ابھی ٹھہرو پھر کپڑے بدل کر باہر آئیں تو کلمہ شہادت پڑھنے لگیں ابوہریرہ خوشی میں الٹے پاؤں حضور کی خدمت میں واپس آئے اور خوش خبری سُنائی۔
حضور نے۔ ابوہریرہ کو بھی دعا دی اور ماں کو بھی دعا دی۔

کی خدمت میں پیش کرنے لائی ہوں دعا فرما دیجئے
حضور نے مال و اولاد کی ترقی کی دعا فرما دی
حضرت انس فرمایا کرتے تھے کہ حضور کی دعا
کے طفیل میرے پاس دولت کے ڈھیر لگ
گئے ، اور لڑکے پوتے اتنے ہوئے کہ اب
میرے سامنے سو کے قریب ہیں اور ایک
ایسا باغ ہے جس میں سال میں دو مرتبہ
پھل آتے ہیں اور ایک ایسا پھول کا پودا
ہے جس کی خوشبو مشک جیسی ہے

حضرت ابوہریرہ کی ماں

حضرت ابوہریرہ مسلمان تھے اور ماں مسلمان
نہ ہوئی تھیں ، حضرت ابو ہریرہ ماں کو سمجھاتے
تو وہ انھیں ڈانٹ دیا کرتی تھیں ایک دن ابوہریرہ

کوڑوں اور زنجیروں سے اپنے جسم کو روز پیٹا کرے اور کسی سے بات نہ کرے ،

عرب والے مورتی پوجا کرتے تھے اور تین سو ساٹھ مورتیاں چھوٹی بڑی کعبہ میں لگا رکھی تھیں، ان ہی میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی مورت بھی تھی ۔

کہیں ستاروں کی پوجا تھی کہیں درختوں اور پھولوں کی کہیں چاند سورج کی پوجا ہوتی تھی کہیں جانوروں کی ۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا کہ خدا کے سوا کسی کو سجدہ نہ کرنا چاہیئے نہ کسی سے دعا مانگی جا سکتی ہے نہ کسی کی نذر مانی جا سکتی ہے ، بس

ساری عبادت اُسی کی خاطر
جو ہے مری ہر بات کا ناظرؔ[۱]

---

[۱] ناظر ۔ دیکھنے والا ،

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم

نے

کیا سِکھایا

عرب میں یہودی بھی تھے عیسائی بھی تھے
یہودیوں کی بڑی عبادت یہ تھی کہ سنیچر کے
دن چھٹی منا لیتے تھے اور کچھ کام نہ کرتے تھے یا
جادو ٹوٹکے کے وہموں میں پڑے رہتے تھے۔
عیسائی حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کی
مورتیوں کو پوجتے تھے اور سب سے بڑا ولی اور
خدا تک پہنچا ہوا اسے سمجھتے تھے جو انسانوں سے
الگ تھلگ کہیں بیٹھ جائے بیوی ہوں نہ بچّے ہوں

بھی رکھو اور کھاؤ پیو بھی ، یہ نہیں کہ ننگے رہو
کپڑے نہ پہنو میلے کپڑے یا پھٹا لباس پہنو ،
کمبل اور ٹاٹ کے پیوند لگائے پھرو مقدور ہو
تو اچھا لباس پہنو غرض کہ حضور نے ایسی کوئی
بات نہیں بتائی جو مشکل ہو اور جسے آدمی نہ کر سکے
یہ نہیں کہ پہاڑوں کی کھو ، بیں جا بیٹھو درختوں
کے پتے کھاؤ انسانوں سے بھاگو جانوروں سے
جی لگاؤ ۔

اتنی محنت نہ کرو جس سے بیمار پڑ جاؤ اتنا نہ
جاگو جس سے آنکھوں کی روشنی جاتی رہے ۔

نماز پڑھو ، اپنے اہل و عیال کو بھی نماز سکھاؤ
کیونکہ مسلمان کی پہچان ہی یہ ہے کہ نماز پڑھتا ہو ۔

محمد رسول اللہ نے سکھایا کہ یتیموں مسکینوں
مسافروں اپاہجوں کی مدد کرو ، کوئی غریب
ضرورت مند ہو تو اس کی مدد کرو پڑوسیوں سے

خدا نے فرمایا اور محمد رسول اللہ نے سب کو خدا کا
پیغام سنایا۔

مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا
میرے سوا دوسرا کون ہے جو تمھیں دے گا،

محمد رسول اللہ نے بتایا کہ مسجد ہو جنگل ہو پہاڑ
ہو، دریا کا کنارا ہو جھاڑیاں ہوں پتھریلی زمین ہو
ریت کا میدان ہو، جہاں چاہو عبادت کر سکتے ہو،

نہ مندر کی قید، نہ گرجا کی ضرورت نہ یہ کہ مسجد
نہ ہو تو عبادت بھی نہ ہو سکے۔

سجدہ کے لئے تمام زمین ہے، جہاز میں، ریل میں
گھوڑے پر، اونٹ پر ہوائی جہاز میں میدان جنگ
میں گھر کے سجے ہوئے کمرے میں چھت پر جہاں
چاہو عبادت کر سکتے ہو۔

یہ بھی نہیں کہ دن رات نمازیں پڑھے
جاؤ۔ ساری عمر روزوں میں گذار دو روزے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم

نے

اپنی اُمّت کو نصیحتیں فرمائی ہیں

کسی کو بُرا نہ کہو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے مشہور صحابی فرماتے ہیں،

ایک دفعہ میں نے سرکار دوعالم سے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلّم) مجھے کوئی نصیحت فرمائیے، حضور نے فرمایا جابر!! کسی کو

اچھا سلوک کرو ۔

بوڑھوں کی بیماروں کی اندھے لولے لنگڑوں کی مدد کرو اور انھیں سہارا دو ۔

مجبوروں کی لاچاروں کی دیکھ بھال کرو کسی کے ساتھ احسان اور سلوک کرو تو جتاؤ نہیں ، سال میں ایک مہینہ کے روزے رکھو تاکہ تم میں پرہیزگاری اور پاکی پیدا ہو ۔

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ[1]

بڑے ہوکر اگر تمھارے پاس اتنا روپیہ ہو جائے کہ اپنے کنبہ کو کھانے پینے کا اتنا خرچ دے دو جسے تمھارے واپس آنے تک خرچ کرتے رہیں تو حج کو چلے جاؤ ۔

روپیہ یا چاندی اگر تمھارے پاس سال بھر کے خرچ کے بعد ساڑھے باون تولہ کی قیمت کا بچ جائے تو زکوٰۃ ادا کردو ، سَو روپیہ پر ڈھائی روپیہ ۔

---

[1] توقع رکھو کہ اس طرح عمل کرنے سے تم متقی ہو جاؤگے ۔

کیوں ؟ جس کسی کو اس نے گالی دی ہو کچھ نیکیاں اُسے مل جائیں جس کسی پر تہمت لگائی ہو کچھ نیکیاں اسے مل جائیں، کسی کا خون بہایا ہو، مارا ہو کچھ اسے مل جائیں پھر جب اس کے پاس کچھ نہ رہے تو ان سب کی بُرائیاں اسے دیدی جائیں اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے۔

پہلوان کون ہے؟

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا تم جانتے ہو پہلوان کسے کہتے ہیں؟

لوگوں نے کہا یارسول اللہ جو کسی کو لڑائی میں پچھاڑ دے وہی پہلوان ہے۔

حضور نے فرمایا پہلوان وہ ہے جو اپنے آپ کو قابو میں رکھے اور غصہ آئے بھی تو نہ کسی سے لڑے نہ کسی کو مارے دبس ہنس کر ٹال دے۔

بُرا نہ کہو حضرت جابر نے اس نصیحت پر یہاں
تک عمل کیا کہ نہ کسی شریف آدمی کو کبھی بُرا
کہا نہ کسی غلام کو بُرا کہا حد یہ کہ کسی حیوان
کو بھی بُرا نہ کہا ۔

مفلِس کون ہے ؟

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے
صحابہ سے پوچھا تم جانتے ہو مفلس اور ہاتھ خالی
کون ہے ؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جس کے
پاس روپیہ پیسہ نہ ہو کوئی سامان نہ ہو وہی مفلس ہے
حضور نے فرمایا ، میری امت میں مفلس وہ ہے
جو روزہ نماز کی اور صدقہ زکوٰۃ کی نیکیوں سے
مالا مال ہو لیکن خدا کے ہاں اُس کی نیکیاں دوسروں
کو بانٹ دی جائیں اور وہ خالی ہاتھ رہ جائے

یہ بھی صدقہ ہے

بھٹکے ہوئے کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے
مسلمان بھائی سے خوش ہوکر ملنا بھی صدقہ ہے۔

اچھی بات بتانا اور بُری بات سے روکنا بھی صدقہ ہے۔

اندھے کا ہاتھ پکڑکر راستہ بتانا بھی صدقہ ہے۔

راستہ کا پتھر کانٹا نا ہڈی ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

اپنے برتن سے دوسرے کے برتن میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔

پانچ باتیں

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت ابو ہریرہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا

(۱) گناہ سے بچو،

(۲) خدا نے جو کچھ دیا ہے اس پر
راضی رہو، دولت مند ہو جاؤ گے

(۳) جو بات اپنے لئے چاہتے ہو وہی
دوسروں کے لئے چاہو۔

(۴) زیادہ ہنسا نہ کرو

(۵) اپنے پڑوسی پر احسان کرتے رہو۔

تین باتیں

جریر بن عبداللہ صحابی فرماتے ہیں۔ میں نے تین باتوں پر سرکار دو عالم سے بیعت کی تھی۔

(۱) نماز ہمیشہ پڑھوں گا۔

(۲) زکوٰۃ برابر دوں گا۔

(۳) ہر مسلمان سے بھلائی کا برتاؤ کروں گا۔

چار بڑے گناہ

سرکار دو عالم نے فرمایا ہے۔

(۱) خدا کا شریک ٹھہرانا۔

(۲) ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔

(۳) کسی بے گناہ کو مار ڈالنا۔

(۴) جھوٹی قسم کھانا۔

یہ چار بڑے گناہ ہیں۔

مضبوط دیوار

حضور نے فرمایا ہے ایک مسلمان سے دوسرا
مسلمان ایسا اتفاق رکھے جیسے ایک اینٹ سے
دوسری اینٹ مل کر مضبوط ہو جاتی ہے پھر حضور
نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی
انگلیوں میں ڈال کر دکھایا " ایسے "

دیوار کی اینٹ جگہ سے کھسک جاتی ہے تو
دوسری اینٹ بھی کم زور ہو جاتی ہے اور دیوار
گر جاتی ہے ۔

مسلمان کی صِفت

(۱) مسلمان کسی مسلمان پر طنز نہیں کرتا
(۲) مسلمان کسی مسلمان پر لعنت نہیں کرتا
(۳) مسلمان کسی مسلمان سے بدزبانی نہیں کرتا۔
(۴) مسلمان گالی نہیں بکتا اور بری بات کسی سے نہیں کہتا۔

غصّہ کے تین عِلاج

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔
غصہ آئے تو ٹھنڈے پانی سے وضو کرلو۔
کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ۔

میلے کپڑے نہ پہنو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے اُلجھے بال دیکھ کر فرمایا کیا اس کے پاس بالوں کو صاف کرنے اور سلجھا کر برابر کرنے کا سامان نہیں ہے؟

ایک شخص کے میلے کپڑے دیکھ کر فرمایا، کیا کپڑے دھونے کے لئے اسے پانی نہ ملا تھا۔

ایک دفعہ کوئی شخص کم حیثیت اور پھٹے کپڑے پہن کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔

حضور نے فرمایا کیا تم کنگال ہو اور تمہارے پاس پیسہ نہیں ہے وہ دولت مند تھا، پھر فرمایا۔

تم دولت مند ہو تو خدا کا احسان تمہارے جسم سے بھی ظاہر ہونا چاہیئے۔

حاجیوں کے مجمع میں تقریر

دین مکمل ہونے کی بشارت

مکہ معظمہ سے چند میل کے فاصلہ پر اونچی نیچی پہاڑیوں کے بیچ میں ایک میدان ہے جسے "میدانِ عرفات" کہتے ہیں۔ جب حاجی حج کرنے جاتے ہیں تو کچھ دیر کے لئے اس میدان میں ضرور ٹھہرتے ہیں انتظامات حج کا جو افسر ہوتا ہے وہ اس مقام پر تقریر بھی کیا کرتا ہے ۔ ہجرت سے دسویں سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لئے تشریف لے گئے آپ نے بھی اس مقام پر تقریر فرمائی ۔ اس کے چند جملوں کا ترجمہ درج کیا جا رہا ہے ۔

ایک لاکھ سے زیادہ کا مجمع تھا ۔ جہاں کوئی اسٹیج یا ممبر بنا ہوا نہیں تھا ۔ آپ اونٹنی پر سوار تھے ۔ اونٹنی کی پیٹھ پر ہی آپ نے یہ تقریر فرمائی ۔

سب سے پہلے تین مرتبہ فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔

پھر بھی غصہ رہے تو لیٹ جاؤ اور
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھو
مطلب یہ ہے ۔ پناہ لیتا ہوں میں اللہ کی
شیطان مردود کی شرارت سے ۔

وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ اِنَّہٗ
ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط (حٰم سجدہ پارہ ۲۴ رکوع ۱۸)

اگر شیطان تجھے ابھارے تو اللہ کی پناہ چاہ اور
خدا سے دعا کر کہ وہ شیطان کے شر سے محفوظ رکھے بیشک
اللہ تعالیٰ سننے والا ہے جاننے والا ۔

لوگو! میری سُنو، سُنو۔ شاید تم اس کے بعد مجھے نہ دیکھو گے
اے لوگو! اپنی عورتوں پر تمہارا حق ہے اور اُن کا تم پر
تمہارا حق عورتوں پر یہ ہے کہ وہ تمہاری آبرو کی حفاظت
کریں کوئی بدکاری عمل میں نہ لائیں۔ عورتوں کا حق تم پر
یہ ہے کہ خوش دلی سے کھانا کپڑا دو۔ عورت اپنے گھر سے
شوہر کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے۔
دیکھو عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ وہ خدا کی
بندیاں ہیں۔ خدا نے تم کو بڑائی دی ہے۔ عورتوں کے
معاملہ میں خوفِ خدا سے کام لو۔
اے لوگو! سُنو، جہاد فی سبیل اللہ میں ایک شام یا
ایک صبح چلنا بھی دنیا اور دنیا کی سب دولتوں سے بڑھ کر ہے
اے لوگو! میری سُنو، اور زندگی پاؤ۔
خبردار ظلم نہ کرنا۔ خبردار ظلم نہ کرنا۔ خبردار ظلم نہ کرنا۔
کسی شخص کا بھی مال بغیر اس کی رضامندی کے لینا روا نہیں۔
مسلمانو! خبردار، خبردار میرے بعد گمراہ اور کافر مت ہو جانا
کہ آپس میں گردنیں مارتے پھرو۔ میری سُنو اور خوب سمجھو
یاد رکھو ایک مسلمان دوسرے کا بھائی ہے اور سب

پھر فرمایا

خدائے واحد کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اپنے بندہ کو کامیاب کیا۔ تن تنہا تمام ٹولیوں کو پسپا کردیا۔ وہی تعریف کا مستحق ہے ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں۔ اُسی سے مدد چاہتے ہیں اُسی سے مغفرت مانگتے ہیں۔ اور گواہی دیتے ہیں کہ اُس اکیلے معبود کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد اُس کا بندہ اور پیغامبر ہے۔ پھر آپ نے مجمع کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا

لوگو! میں تمہیں خوفِ خدا کی وصیت کرتا ہوں۔ دیکھو صرف چار چیزیں ہیں۔ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ کسی کی ناحق جان نہ لو۔ زنا نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ اے لوگو میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی نئی امت نہیں کیا تم سنتے نہیں! لوگو سُنو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو۔ پانچوں نمازیں پڑھتے رہو۔ رمضان کے روزے رکھو زکوٰۃ ادا کرو اور جس کو تم نے ذمہ دار سربراہ (امیر) بنایا ہے اس کی فرمانبرداری کرو اور اپنے رب کی جنت میں خوش خوش داخل ہوجاؤ۔

مسلمان آپس میں بھائی بھائی۔ دیکھو آپس میں ظلم مت کرو کسی کی آبرو مت گراؤ۔ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، جن کے ہوتے ہوئے تم کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ بشرطیکہ انہیں مضبوطی سے پکڑے رہو۔ وہ کیا ہیں؟ اللہ کی کتاب اور اس کی سُنّت

اے لوگو! بتاؤ، میں نے خدا کے احکام پہنچا دیئے؟ جب تم سے میری بابت سوال ہوگا تو کیا کہو گے۔

سب نے جواب دیا: "ہم گواہی دیں گے، آپ نے پیغام پوری طرح پہنچا دیا امانت ادا کردی نصیحت میں کوتاہی نہیں کی

اس پر آپ نے فرمایا: خدایا گواہ رہ، خدایا گواہ رہ، خدایا گواہ رہ۔ پھر صحابہ کو مخاطب کرکے فرمایا۔ دیکھو جو یہاں موجود ہیں وہ یہ باتیں ان سب کو پہنچا دیں جو یہاں نہیں ہیں

اسی موقعہ پر سورۂ مائدہ کی وہ مشہور آیت بھی نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ نے بشارت دی ہے کہ

آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین
مکمل کردیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی
اور پسند کرلیا میں نے تمہارے لئے دین اسلام۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

G-39

25-1-88

طریقۂ تعلیم اور مسئلۂ تعلیم

اس دورِ پُر آشوب میں کہ بچوں کیلئے سرکاری تعلیم لازمی کردی گئی ہے، دینی تعلیم نہ کورس میں داخل ہے اور نہ سرکاری اسکولوں میں مذہبی اور دینی تعلیم کا کوئی انتظام ہے۔ بچوں کو اگر دینی تعلیم دی جاسکتی ہے تو صرف صبح شام کے تھوڑے وقت میں۔ مگر بچے فطری اور قدرتی طور پر کھیل کے حریص ہوتے ہیں اور اسکول میں جانے والے بچوں کو صبح یا شام کا ہی وقت کھیل کود کے لئے ملتا ہے، اس وقت اُن کو پڑھنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ماں باپ کا بھی دل بُرا ہوتا ہے کہ وہ اپنے ننھے مُنے نونہال کو کھیل سے منع کرکے پڑھنے پر مجبور کریں۔ پس کیا صورت ہوسکتی ہے کہ بچوں کو دینی تعلیم سے دلچسپی پیدا ہو وہ کھیل کود کے وقت کو اپنی خوشی سے دینی تعلیم میں صرف کرسکیں اور دیندار بن سکیں۔ یہ تمام باتیں اس کتاب میں سمجھادی گئی ہیں۔ یہ کتاب اُستادوں کی رہنما ہے اور اُن کے لئے ٹریننگ کا کام دیتی ہے۔

اس کتاب میں طریقۂ تعلیم کے علاوہ مسئلۂ تعلیم سے متعلق اور بھی ایسے ضروری مضامین جمع کردیئے گئے ہیں جن کا مطالعہ ہر ایک ہمدردِ ملت کے لئے ضروری ہے۔ ہماری بہنیں اور مائیں جن کی آغوشِ تربیت میں بچے دیندار بن سکتے ہیں
اُن کیلئے بھی اِس کتاب
اس کتاب میں اُن کو بھی
قیمت۔ ایک روپیہ
علاوہ محصول ڈاک

منیجر الجمعیۃ بُک ڈپو
قاسم جان اسٹریٹ دہلی۔ ۶

Library IIAS, Shimla
U 297.24 M 322 M
G39

U
297.24
M 322 M